السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث ((ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک)) کے کیا معنی ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس حدیث کی سند ''لاباس بہ'' (یعنی قابل حجت) ہے،اسے احمداورابوداودنے بروایت ابن مسعودرضی اللہ عنہ بیان کیاہے۔اہل علم کے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ دم جوایسے الفاظ کے ساتھ ہوں۔جن کے معنی معلوم نہ ہوں یاوہ شیطانوں کے نام یااس طرح کی دیگرچیزوں پر مشتمل ہوں تووہ ممنوع ہیں۔''تولہ'' جادوکی ایک قسم ہے،جس کانام صرف اورعطف بھی ہے۔''تمائم'' سے مرادوہ تعویذہیں جونظریاجن وغیرہ کااثرختم کرنے کےلئے بچوں پرلٹکائے جاتے ہیں،کبھی بیماروں،بڑی عمرکے لوگوں اوراونٹوں اوروغیرہ کوبھی باندھے جاتے ہیں،تیسرے سوال کے جواب کے ضمن میں اس کاجواب گزرچکاہے جانوروں پرجولٹکایاجاتاہے،اسے اوتارکے نام سے بھی موسوم کیاجاتاہے،یہ شرک اصغرہےاوراس کاحکم وہی ہے جوتعویذوں کاہے،صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض مغازی میں یہ پیغام دے کرایک کوبھیجاکہ لشکرمیں تانت کاکوئی قلادہ باقی نہ رہنے دیاجائے۔یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ تمام قسموں کے تعویذحرام ہیں خواہ وہ قرآنی ہوں یاغیرقرآنی۔

اسی دم کے الفاظ اگرمجہول ہوں تووہ حرام ہے اوراگروہ الفاظ معروف ہوں،ان میں شرک نہ ہواورنہ کوئی ایسی بات جوشریعت کے مخالف ہوتواس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے خودبھی دم کیااورکرایابھی اورفرمایاکہ''دم میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ شرکیہ نہ ہو۔''(مسلم)

پانی پردم کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں یعنی دم کرکے اگرپانی پرپھونک ماردی جائے اورمریض اسے پی لے تواس میں کوئی حرج نہیں یااس پرپانی کے مریض پرچھینٹے ماردیئے جائیں تواس میں بھی کوئی حرج نہیں،چنانچہ سنن ابی داودکے باب کتاب الطب میں یہ حدیث موجودہے کہ نبی کریم ﷺ نے پانی پردم کرکے ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ پراس پانی کے چھینٹے مارے،سلف سے بھی ایساثابت ہے لہذااس میں کوئی حرج نہیں۔

[فتاوی مکیہ]()